رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

روزنامہ

تار کا پتہ ــــ الفضل لاہور ۔ ٹیلیفون نمبر ۲۹۷

یوم شنبہ

۱۳۔ ربیع الثانی ۱۳۷۱ ھجری

نی پرچہ ۱/-

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے ۔ ششماہی ۱۳ " ۔ سہ ماہی ۷ " ۔ ماہوار ۲½ "

جلد ۴۰ ۔ ۱۲ صلح ۱۳۳۱ ہش ۔ ۱۲ جنوری ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۱۱

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۱ جنوری:۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج ہلکا سا ٹمپریچر ہے مگر عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

برطانوی سفارتخانہ نے مراسلہ لینے سے انکار کر دیا

تہران ۱۱ جنوری:۔ تہران میں برطانوی سفارتخانے نے حکومت ایران کا وہ مراسلہ لینے سے انکار کر دیا ہے۔ جس میں الزام لگایا گیا تھا۔ کہ برطانوی افسر ایران کے اندرونی معاملات میں دخل دے رہے ہیں۔

پنجاب اسمبلی میں جاگیروں کی تنسیخ سے متعلق مسودۂ قانون بھی منظور ہو گیا

لاہور ۱۱ جنوری:۔ آج پنجاب اسمبلی نے جاگیروں کی تنسیخ سے متعلق مسودۂ قانون بھی منظور کر لیا۔ اور اس طرح زرعی اصلاحات کے سلسلے میں صوبائی مسلم لیگ نے اپنے انتخابی منشور میں جو وعدے کئے تھے۔ ان میں سے ایک اور وعدہ بھی پورا ہو گیا۔ یہ مسودہ قانون بغیر کسی مخالفت کے تالیوں کی گونج میں نصف گھنٹے کے اندر اندر منظور ہوا۔ اس بل کی رو سے حکومت کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ پاکستان کے قیام سے پہلے جو جاگیریں قومی اور ملکی مفاد کے خلاف سرگرمیاں جاری رکھنے کے صلہ میں عطا کی گئی تھیں۔ انہیں اپنے قبضے میں لے لے۔ اس کا اثر ان زمینوں پر پڑے گا۔ جو صوبے کی مالگذاری میں سے بطور عطیہ دی جاتی تھیں۔ نیز وہ جاگیریں بھی اس کی زد میں آئیں گی۔ جو اس لئے دی گئی تھیں کہ زمیندار لگان وغیرہ وصول کریں۔ جن جاگیروں پر اس کا اثر پڑے گا۔ ان کی مجموعی مالیت ۱۲ لاکھ روپے ہے۔ وہ زمینیں جو عطیہ کے طور پر دی گئی تھیں۔ اور اس سے زیادہ مالیت کی تھیں جو اس بل کے تحت آتی ہے۔ وہ پہلے ہی دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ کے دوران میں ایک خاص ایکٹ کی رو سے حکومت کے قبضے میں آ چکی ہیں۔

آج اسمبلی نے چار اور بل بھی منظور کئے۔ ان میں سے پہلے دو بل شاہ پور نہر کھولنے سے متعلق ہیں۔ ان کی رو سے حکومت کو شاہ پور نہر کی شاخ کی تعمیر شروع کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس نہر کے کھل جانے سے ضلع شاہ پور کے ہزاروں زمینداروں کو فائدہ پہنچیگا اور انہیں بارشی نہروں کے ذریعہ غیر یقینی آبپاشی سے نجات مل جائے گی۔ بنجر اور غیر آباد زمینوں کو کارآمد بنانے کا ترمیمی بل ۸ ممبروں کی سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔

پشاور ۱۱ جنوری:۔ آج سرحد مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس ہوا جس میں قانون لگانداری کے ترمیمی آرڈیننس کو قانونی شکل دینے پر بحث کی گئی۔

بین الاقوامی فوج بنانے کی تجویز کی حمایت

کراچی ۱۱ جنوری:۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے اس تجویز کی حمایت کی ہے۔ کہ امن قائم رکھنے کے لئے اقوام متحدہ کی فوج بنائی جائے۔ آج بہاولپور روانہ ہونے سے قبل آپ نے ریلوے سٹیشن پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران میں فرمایا۔ بین الاقوامی فوج کا قیام جارحانہ کاروائیوں کو روکنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس سے ان ملکوں کے موقف کو بھی تقویت پہنچ سکتی ہے۔ جو امور متنازعہ کو دوستانہ بات چیت یا دوسرے پُر امن طریقوں کے ذریعہ حل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے مصر کی نئی صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا انڈونیشیا جانے کی ابھی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ ممکن ہے۔ اسمبلی کے اجلاس کے بعد جا سکوں۔

سانحہ قتل کے تحقیقاتی کمیشن کا اجلاس

روزنامہ "آفاق" کے راولپنڈی کے نامہ نگار کی شہادت

لاہور ۱۱ جنوری:۔ قائد ملت خان لیاقت علیخان کے سانحہ قتل کی تحقیقات کرنے والے کمیشن نے روزنامہ "آفاق" لاہور کے راولپنڈی کے نمائندے کی شہادت سنی۔ نامہ نگار نے بتایا۔ کہ اس نے ۱۶ اکتوبر کے منحوس جلسہ میں ایک شخص کو دیکھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں سٹین گن تھی۔ وہ ڈائس کے پیچھے ایک درخت کے نیچے پولیس کے دو سپاہیوں کے درمیان کھڑا ہوا تھا۔ اس نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس میں سے سٹین گن نظر آ رہی تھی۔ نامہ نگار کی گواہی سننے کے بعد کمیشن کا اجلاس ملتوی ہو گیا۔ آئندہ اجلاس اب اس مہینے کی ۲۱ تاریخ کو ہو گا۔ بحث سننے کے لئے ۲۱ جنوری کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔

۲۰۸۷ مربع میل قبائلی علاقہ کو صوبہ سرحد میں شامل کر دینے کا فیصلہ

پشاور ۱۱ جنوری:۔ سرحد کے گورنر ہز ایکسی لینسی خواجہ شہاب الدین نے آج سرحد اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ حکومت نے ضلع ہزارہ سے ملحق ۲۰۸۷ مربع میل قبائلی علاقے کو سرحد میں ملا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ حکومت اس علاقے کے لوگوں کی اقتصادی، مجلسی اور تعلیمی حالت بہتر بنانے کی تجویزیں ایوان میں پیش کرے گی۔ امید ہے کہ یہ علاقہ اور اس کے رہنے والے بہت جلد پاکستان کے دوسرے علاقوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور شہریوں کے ہم پلہ ہو جائیں گے۔ حکومت پاکستان نے قبائلی اور دوسرے پسماندہ علاقوں کو پاکستان کے دوسرے ترقی یافتہ علاقوں کی سطح پر لانے کی عام پالیسی کے تحت ہی یہ قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ علاقہ گلگت ایجنسی اور ضلع ہزارہ کے درمیان واقع ہے۔ تقریر کے آغاز میں ہز ایکسی لینسی نے اسمبلی کے موجودہ سیشن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اسمبلی کا یہ اجلاس فی الحقیقت ایک تاریخی اجلاس ہے۔ کیونکہ صوبہ سرحد کی تاریخ میں اس علاقے کے لوگوں کو پہلی بار یہ حق ملا ہے۔ کہ وہ بالغ رائے دہی کے حق رائے دہی کے اصول پر اس ایوان کے نمائندے منتخب کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ پاکستان کے لوگوں نے

اخلاقی قوت سے دنیا کے مصائب کا مقابلہ کیا جائے

متعدد ممالک کی نمائندہ کانفرنس کا انعقاد

واشنگٹن ۱۱ جنوری:۔ امریکہ کی ریاست فلوریڈا میں عنقریب ایک کانفرنس منعقد ہو رہی۔ جس میں اس امر پر زور دیا جائے گا۔ کہ اخلاقی قوت سے دنیا کے مصائب کا مقابلہ کیا جائے۔ اس میں شرکت کے لئے ۱۳ ملکوں کے نمائندے پہنچ چکے ہیں۔ شریک ہونے والے ممالک میں امریکہ۔ اٹلی۔ فرانس اور ہندوستان بھی شامل ہیں۔

مسٹر چرچل اوٹاوہ روانہ ہو گئے

واشنگٹن ۱۱ جنوری:۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل آج صبح ریل کے ذریعہ نیو یارک سے اوٹاوا روانہ ہو گئے۔ وہاں وہ کینیڈا کے وزیر اعظم اور دیگر حکام بالا سے ملاقات کریں گے۔ اوٹاوا میں ان کا قیام پانچ دن رہے گا۔ اس کے بعد وہ پھر واشنگٹن واپس آ جائیں گے۔ جہاں صدر ٹرومین کے ساتھ ان کی بات چیت پھر شروع ہو گی۔

مختصر لیکن اہم

ــــ ۱۱ جنوری ۱۹۵۲ء ــــ

ــــ **لندن**:۔ ایک سلز ہوائی جہاز لندن سے ڈبلن جاتے ہوئے شمالی ویلز کے پہاڑی علاقے میں گر کر پاش پاش ہو گیا۔ اس میں ۲۰ بزنس مسافر اور عملے کے تین آدمی سوار تھے۔ ان میں سے کوئی بھی نہ بچ سکا۔

ــــ **لاہور**:۔ ایک پریس رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ صوبے میں ۷۷۰ اوقاف ایک سابقہ قانون کے تحت پہلے ہی رجسٹر ہو چکے ہیں۔ اس قانون کا نام پنجاب مسلم اوقاف رجسٹریشن ایکٹ تھا۔

ــــ **قاہرہ**:۔ مصر کے مشہور اقتصادی ماہر ڈاکٹر محمد عبد اللہ العربی نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ اگر وہ مصر کے معاملہ میں برطانیہ کی حمایت کرتا رہا۔ تو اسے تمام دنیائے اسلام کی ہمدردی سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔

ــــ **کراچی**:۔ نائب وزیر خزانہ مسٹر غیاث الدین پٹھان نے کہا ہے۔ کہ سرحد کی حکومت نے مڈل تک مفت تعلیم رائج کرنے کے سلسلے میں جو کارنامہ سر انجام دیا ہے وہ تعلیمی ترقی کی تاریخ میں زرین الفاظ سے لکھا جائے گا۔

ــــ **ڈھاکہ**:۔ مشرقی بنگال میں ۔۔۔ کے مقام پر زراعت۔ صنعت و حرفت اور صحت عامہ کی ایک نمائش لگائی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین آئندہ مہینے کی دس تاریخ کو اس کا افتتاح کریں گے۔

ــــ **ڈھاکہ**:۔ گورنر جنرل عزت مآب غلام محمد مشرقی بنگال کے گورنر ملک فیروز خان نون کے ہمراہ چاٹگام سے واپس ڈھاکہ پہنچ گئے۔

۴ دنیا کے بڑے بڑے جمہوری ملکوں کے ہم پلہ مقام حاصل کر لیا ہے۔

مصری گاؤں کا محاصرہ

قاہرہ ۱۱ جنوری:۔ بی بی سی کے نامہ نگار نے قاہرہ سے اطلاع دی ہے۔ کہ ۴۰۰ برطانوی فوجیوں نے میٹھے پانی کی نہر عبور کر کے اسمعیلیہ اور تل الکبیر کے جنوب میں ان دو مصری گاؤں کا محاصرہ کر لیا ہے۔ جن کے قریب کل برطانوی فوجی قافلے پر حملہ ہوا تھا۔ فوجیوں نے تمام مکانوں کی تلاشی لی۔ اور اس طرح جو گولہ بارود اور اسلحہ برآمد ہوا۔ اسے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ دیہاتیوں نے برطانوی فوج کا کوئی مقابلہ نہیں کیا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

عزیزم مرزا وسیم احمد سلمہ کی شادی

——— از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ———

اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزم مرزا وسیم احمد سلمہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ عزیزم مرزا وسیم احمد سلمہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا صاحبزادہ ہے۔ جو سیدہ ام وسیم احمد صاحب آف جدہ کے بطن سے ہے۔ اور قریباً ساڑھے تین سال سے قادیان میں خدا تعالیٰ کے رکھے ہوئے نام کے مطابق درویشی کی زندگی گزار رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت سلیم الفطرت اور نیک اور خادم دین بچہ ہے۔ جو قادیان کے دوسرے درویشوں کے لئے بڑے سہارے کا موجب ہے۔ مرزا وسیم احمد سلمہ کا نکاح ہمارے ماموں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی صاحبزادی عزیزہ امۃ القدوس بیگم سلمہا کے ساتھ ہوا ہے۔ اور تجویز یہ ہے کہ اگر کوئی روک نہ ہوئی۔ تو کچھ عرصہ تک عزیز مرزا وسیم احمد سلمہ پاکستان آکر اپنی بیوی کو اپنے ساتھ قادیان لے جائے گا۔ اور پھر خدا کے فضل سے یہ جوڑا قادیان میں ہمارے خاندان کی ایک ایسی باغبانی قلم کا کام دے گا۔ جو پھولتی اور پھلتی اور ایک عمدہ چمنستان کی بنیاد بن جاتی ہے۔ و لعلّ اللہ یحدث بعد ذالک امراً و ان الذی فرض علیک القرآن لرادّک الی معاد ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔

عزیزم مرزا وسیم احمد سلمہ کے نکاح کی تقریب پر مجھے مندرجہ ذیل احباب نے قادیان سے بذریعہ تار مبارک باد کا پیغام بھجوایا ہے۔ اور درخواست کی ہے کہ ان کی طرف سے یہ مبارک باد تمام جماعت کو پہنچادی جائے۔

(۱) مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان اپنی طرف سے اور دیگر تمام درویشان قادیان کی طرف سے

(۲) شیخ بشیر احمد صاحب امیر قافلہ پاکستان تمام ہندوستانی بھائیوں اور اصحاب قافلہ پاکستان کی طرف سے

(۳) سید ارشد علی صاحب لکھنوی وارد قادیان اپنے خاندان اور جماعت لکھنؤ یوپی کی طرف سے

اس وقت قادیان میں قریباً ۳۶ درویشوں کے نکاح ہو چکے ہیں۔ دوست ان سب کے واسطے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے نکاحوں کو اپنے فضل و کرم سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ اور دیگر مجرد درویشوں کے لئے بھی اس بابرکت تقریب کا رستہ کھولے۔ اور قادیان کی جماعت ایک بڑھنے والی اور پھولنے پھلنے والی جماعت ثابت ہو۔ اٰمین یا ارحم الراحمین۔ والسلام

(خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۸/۱/۲۵)

جماعت احمدیہ کے ذریعے ایک ہزار امریکن حلقہ بگوش اسلام ہوئے

امریکہ کے محکمہ اطلاعات کے اخبار کا اعتراف

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے محکمہ اطلاعات کی طرف سے پاکستانی عوام کو امریکہ کے حالات سے باخبر رکھنے کے لئے ایک ہفتہ وار انگریزی جریدہ پانورما (Panorma.) کراچی سے شائع کیا جاتا ہے۔ اس جریدہ کے ایڈیٹر کی طرف سے ۳ جنوری ۱۹۵۲ء کے ایشوع میں احمدیت کی اسلامی خدمات کا اعتراف ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ

"About 12,000 muslims live in the United States, including 1,200 Pakistanis, 10,000 from other Eastern Countries, and 1,000 American Converts to Islam by Ahmadies (Panorma Vol III No 20 Page 8 January 3. 1952

ترجمہ: ریاست ہائے متحدہ میں بارہ ہزار مسلمان بستے ہیں۔ جن میں ۱۲۰۰ پاکستانی اور دس ہزار دوسرے مشرقی ممالک کے باشندے ہیں۔ ایک ہزار امریکن نومسلم ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے ذریعہ حلقہ بگوش اسلام ہوئے ہیں۔ (سردار احمد چوہدری جامعۃ المبشرین ربوہ)

چلو آشیانے فلک پر بنائیں

——— از مکرم جلال الدین صاحب شمس ———

اگر وہ ہمیں اپنا جلوہ دکھائیں ۔۔۔ خوشی سے نہ جامے میں پھولے سمائیں
مسرت سے پہلو میں ان کو بٹھائیں ۔۔۔ کریں ان سے باتیں گلے سے لگائیں
بنیں ایک دونوں مقامِ لقا میں ۔۔۔ اثر دل سے نقشِ دوئی کا مٹائیں
محبت کے عالم میں یکرنگ ہو کر ۔۔۔ مَن و تُو کے یہ سارے جھگڑے چکائیں
محبت کی لَو جب لگائی ہے دل میں ۔۔۔ تو پھر جلوۂ حُسن و صورت دکھائیں
بہرحال ہم ان سے راضی رہیں گے ۔۔۔ ستائیں وہ جتنا بھی چاہیں ستائیں
خوشی سے اٹھائینگے ہم ناز ان کے ۔۔۔ اور ان کی اداؤں کی لیں گے بلائیں

روشِ شمس کی کر رہی ہے یہ ایماء
رہِ عشق میں تیز گامی دکھائیں

مئے بے خودی کے پیئے جائیں ساغر ۔۔۔ خودی کو مٹائیں۔ خودی کو مٹائیں
یہ پرواز کا وقت ہے ہمصفیرو ۔۔۔ چلو آشیانے فلک پر بنائیں
زمیں پر رہیں جو کہ اہلِ زمیں ہیں ۔۔۔ زمیں سے فلک والے کیوں دل لگائیں
بہار آئی ہے گلستانِ وفا میں ۔۔۔ خوشی سے محبت کے ہم گیت گائیں
لگائیں اگر جوش میں کوئی نعرہ ۔۔۔ تو اَللّٰہُ اَکْبَرْ کا نعرہ لگائیں
جنہیں آتشِ عشق بھڑکا رہی ہو ۔۔۔ کہاں تک وہ جوشِ طبیعت دبائیں

ہوا شمس سیماب فرقت میں اُن کی
تجلّی سے اُس کو تسلّی دلائیں

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۵۲ء

مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً

اللہ تعالیٰ اپنی جماعت اس لئے کھڑی کرتا ہے۔ کہ وہ دنیا کے سامنے نیکی کا ایک نمونہ بنے۔ اور وہ اخلاق فاضلہ جو نفسانیت کی وجہ سے انسان کھو بیٹھے ہیں۔ ان کو ازسرنو قائم کرے۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ بننے کے معنے یہی ہیں کہ انسان اپنے آپ میں وہ اوصاف پیدا کرے۔ جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ جیسا کہ کہا گیا ہے تخلقوا باخلاق اللّٰہ

قرآن کریم میں جو اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ بیان کئے گئے ہیں۔ جہاں ان سے اللہ تعالیٰ کی صفات مطلق معلوم ہوتی ہیں۔ وہاں ان سے ہم اپنے آپ کو سدھارنے کا بھی کام لے سکتے ہیں۔ ان اسمائے حسنیٰ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں کس قسم کا اخلاق پسند کرتا ہے۔ مثلاً سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنی صفت "رب العالمین" بیان فرمائی ہے۔

الحمد للہ رب العالمین

یعنی ہم اس اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو تمام عالموں کو پالنے والا ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام عالموں کو پالنے والی ذات صرف واحد قادر مطلق خدا تعالیٰ کی ہی ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ عالموں کا شمار کتنا ہے۔ انسان جس کا علم نہایت محدود ہے۔ ان تمام عالموں کو بھی نہیں جان سکتا جن کو وہ حواس ظاہری سے محسوس کر سکتا ہے چہ جائیکہ وہ ان تمام عالموں کو بھی جان سکے۔ جو مخفی در مخفی ہیں۔ ہم جب ایک زرخیز اور شاداب زمین میں دانہ بوتے ہیں۔ تو یہ تو جانتے ہیں کہ دانہ پھوٹے گا بڑھے گا اور پھیلے گا۔ مگر ہم یہ نہیں جان سکتے کہ دانہ زمین کے اندر کیوں پھوٹتا ہے۔ وہ کیا طاقتیں ہیں جو وہاں کام کر رہی ہیں۔ اور کس طرح کام کر رہی ہیں۔ دانہ کیوں ان طاقتوں کو سمیٹ لیتا ہے۔ یہ تمام باتیں مخفی در مخفی ہیں۔ اور سوائے قادر مطلق خدا تعالیٰ کے ان اسرار کو سمجھنا ہمارے بس کی بات نہیں۔ ہمارا علم صرف سطحی ہوتا ہے۔ اور جس حد تک ہمارا علم ہوتا ہے۔ ہم دانہ کی نشوونما میں اس حد تک عمل بھی کر سکتے ہیں۔ اور جس حد تک ہم [illegible] کر سکتے ہیں۔ اس حد تک ہمارا فرض ہے کہ ہم ضرور عمل کریں۔

دانہ کی حقیقی نشوونما تو اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے جب دانہ زمین میں پڑتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنی قوتوں کو جو اس نے زمین کے اندر مخفی رکھی ہیں حکم دیتا ہے کہ اپنا کام شروع کر دو۔ یہ قوتیں اس وقت عمل میں آتی ہیں۔ جب دانہ زمین میں پڑ جاتا ہے۔ اگر دانہ نہ ہو تو یہ قوتیں بھی معطل رہتی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب دہقان اپنے موسم میں شاداب اور زرخیز زمین میں دانہ بکھیرتا ہے تو چند دنوں کے بعد زمین کا وہ حصہ جس میں دانہ بکھیرا جاتا ہے سبزہ زار بن جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ یہ ننھی ننھی پتیاں بڑھنا شروع کرتی ہیں۔ اگر دہقان وقت پر پانی دیتا چلا جائے۔ تو یہ ننھی ننھی پتیاں بڑھ کر پودے بن جاتی ہیں۔ اور چند ہی دنوں میں کھیت گندم یا سرسوں جس قسم کا بیج ہوتا ہے کے پودوں سے لہلانے لگتا ہے۔

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دانہ کی نشوونما میں دہقان کو بھی کچھ اختیار دیا ہے۔ زمین شاداب و زرخیز معلوم کرنا۔ اس کو دانہ قبول کرنے کے لئے تیار کرنا۔ اچھا دانہ حاصل کرنا خاص طریقے سے اس کو بکھیرنا جس سے نشوونما میں روک نہ پیدا ہو۔ وقت پر پانی دینا یہ سب کام ضروری ہیں۔ ورنہ دہقان کوئی فصل حاصل نہیں کر سکتا۔ اس لئے ایک اچھے دہقان کا کام ہے۔ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ دانہ کی حقیقی نشوونما کرتا ہے۔ اور اپنی صفت رب العالمین سے خود دانہ اور زمین کی قوتوں کو نشوونما کے لئے ابھارتا ہے۔ اسی طرح دہقان کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفت رب العالمین کو سامنے رکھ کر اس کام کو باحسن طریق سرانجام دے۔ جو اللہ تعالیٰ نے دانہ کی نشوونما کیلئے اس کے سپرد کیا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں جب بھی ایک اچھا دہقان کام کے اپنے حصہ کو باحسن طریق سرانجام دیتا ہے۔ تو عموماً فصل اچھی تیار ہوتی ہے۔ اور اس کی محنت کا پھل اس کو اچھا مل جاتا ہے۔ لیکن اگر دہقان دانہ اور زمین کے انتخاب میں سستی اور سہل انگاری برتتا ہے۔ زمین کو قابل نہیں بناتا یا پانی وقت پر نہیں دیتا۔ تو فصل اول تو ہوتی ہی نہیں ہے۔ اور خراب ہو جاتی ہے۔ ورنہ جھاڑ معیار سے بہت کم ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ دہقان اگر اچھی فصل چاہتا ہے۔ تو وہ اپنے حصہ کا کام اسی مستعدی سے کرے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی صفت رب العالمین کی وجہ سے زمین کی مخفی قوتوں دانہ کی پرورش کے لئے مستعد رکھتا ہے۔ جہاں تک دانہ کی نشوونما کا تعلق ہے۔ اگر وہ مستعدی سے کام کرے گا۔ تو گویا وہ اپنے علم اور طاقت کے حدود کے اندر اللہ تعالیٰ کی صفت رب العالمین کی تتبع کر رہا ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی پسند کے مطابق کام کر رہا ہوگا۔ اور اس حد تک وہ اللہ تعالیٰ کا عبد بن جائے گا۔

سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت رب العالمین کے بعد اپنی صفت رحمٰن اور رحیم مالک یوم الدین بیان فرمائی ہیں۔ جس طرح دانہ کی نشوونما کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت میں سے ایک نہایت محدود حصہ انسان کو دیا ہے۔ اور وہی انسان اللہ تعالیٰ کا صحیح بندہ ہوتا ہے۔ جو اس حد تک اپنے اندر اس صفت کو پیدا کرے۔ اسی طرح ان صفات میں بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہرہ دیا ہے۔ اور جو انسان اللہ تعالیٰ کی ان صفات کو اپنے اندر اپنی وسعت کے مطابق پیدا کرتا ہے۔ وہ اسی حد تک اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ بن جاتا ہے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے اسمائے حسنہ بیان کر کے انسان کی صحیح بندگی کا مرتبہ حاصل کرنے میں راہ نمائی فرمائی ہے۔ اس نے ہمیں بتایا ہے۔ کہ وہ جن صفات کا خود کامل اور مطلق مالک ہے انہیں صفات کو وہ پسند کرتا ہے اور اگر انسان اپنے اندر پیدا کرے تو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ بن جائے گا۔

جس طرح اللہ تعالیٰ خود مطلق طور پر عالموں کو پالنے والا ہے۔ جس طرح وہ مطلق طور پر رحمٰن و رحیم ہے۔ حقیقی عادل اور منصف ہے۔ اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اس کا بندہ بھی اپنی وسعت اور حدود تک ان صفات سے متصف ہو۔ تاکہ وہ اس کے قرب کے قابل ہو۔ جیسا کہ کہا گیا ہے تخلقوا باخلاق اللّٰہ

ان صفات کے متضاد جو صفات ہیں وہ طاغوتی صفات ہیں۔ اگر بیج کو اس کی نشوونما میں ممد و معاون ہونے کی بجائے ہم روک بن جائیں۔ رحم و کرم کی بجائے ظلم و ستم کریں۔ عدل و انصاف کی بجائے بے انصافی کریں تو ہم رب العالمین۔ رحمٰن و رحیم۔ مالک یوم الدین کے بندے نہیں بنیں گے بلکہ طاغوت کے بندے بنیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس لئے کھڑا کیا ہے۔ کہ وہ خود بھی اللہ تعالیٰ کے بندے بن جائیں۔ اور دوسروں کے لئے بھی مشعل راہ کا کام دیں۔ خود بھی طاغوت کا بندہ نہ بنیں۔ اور دوسروں کو بھی طاغوت کا بندہ بننے سے بچائیں۔

اس لئے ہمیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے اندر پیدا کریں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الوصیت میں فرماتے ہیں۔

"تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کی توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں۔ اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور ہر طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوٰے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا۔ وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ اور بدبختی اسے جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا۔ تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو آخیر تک صبر کریں گے۔ اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی۔ اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے کراہت سے پیش آئے گی۔ وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے"

(رسالہ الوصیۃ ص ۱۱)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۷ دسمبر ۱۹۵۱ء بروز جمعرات خاکسار کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچہ کا نام محمد حنیف تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ نومولود کو اللہ تعالیٰ لمبی عمر عطا کرے۔ اور خادم دین بنائے۔ بدر الدین کارکن دفتر بہشتی مقبرہ

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار"

(از مکرم سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ احمدیہ)

منقول از "التبلیغ" ۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے تسلسل میں جو سلسلہ "نشان رحمت" کا چلایا گیا تھا اس تعلق میں زارِ روس کے متعلق بھی ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ یہ پیشگوئی ۱۹۰۵ء میں کی گئی۔ آپ کو وحی الٰہی کے ذریعہ آئندہ آنے والے عذابوں کے متعلق اطلاع دی گئی اور اس اطلاع کے ساتھ کچھ رویا و مکاشفات بھی ہوئے۔ ان میں زارِ روس کی حالتِ زار کا بھی ایک منظر دکھایا گیا۔ عذاب الٰہی کی اس گھڑی کو وحی الٰہی میں کبھی زلزلہ کا نام دیا گیا۔ کبھی آتش بار آسمانی حملوں کا۔ اور کبھی بحری جنگوں کا اور یہ بھی آپ کو اطلاع دی گئی کہ اس آنیوالے عذاب الٰہی کے پانچ دہشت ناک نمونے دنیا کو دکھائے جائیں گے۔ یہاں تک کہ ساری زمین اللہ تعالیٰ کی قہاری تجلّی کے ذریعہ سے کانپ اٹھے گی۔ الہام کے الفاظ یہ ہیں:

"چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشاں کی پنج بار"

پہلی بار کی چمک کا نقشہ حضور نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۳ میں بیان فرمایا اور ایک دوسری کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں اسے نظم بھی کیا جس کا ایک مصرعہ یہ ہے کہ ؎

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار"

اس پیشگوئی کے نتیجہ میں ۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم شروع ہوئی اور ۱۲ مارچ ۱۹۱۷ء کو اس کا وہ حصہ جو زارِ روس کے متعلق تھا روز روشن کی طرح پورا ہوا یاد رہے کہ زارِ روس اپنے زمانہ میں دنیا کا عظیم ترین بادشاہ تھا۔ ......

......

......

......

...... یہ پیشگوئی جس رنگ میں پوری ہوئی اس کے متعلق اس کے دردناک انجام کا خلاصہ ہم حضرت امام جماعت احمدیہ کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ آپ پہلی جنگ عظیم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ایک علامت جو اپنے اندر کئی نشانات رکھتی ہے یہ بتائی گئی تھی کہ اس جنگ میں زار کا حال بہت ہی خراب ہوگا۔ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی تھی اس وقت کے حالات اس کے الفاظ کے پورا ہونے کے بالکل مخالف تھے۔ مگر پیشگوئی پوری ہوئی تو ہر ایک نئے حیرت کا موجب بنی۔

اس پیشگوئی میں درحقیقت کئی پیشگوئیاں ہیں اس میں بتایا گیا ہے کہ اس آفتِ عظمیٰ تک زار کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ جب یہ جنگ ہوگی اس وقت اس کو صدمہ پہنچے گا لیکن صدمہ اس قسم کا نہیں ہوگا کہ وہ مارا جائے کیونکہ جو شخص مارا جائے اس کی نسبت یہ نہیں کہا جاتا کہ اس کا حال زار ہے پس الفاظ الہام بتاتے ہیں کہ اس کو موت نہیں آئے گی بلکہ وہ نہایت تکلیف دہ عذابوں میں مبتلا ہوگا اور پھر یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس آفت کے ساتھ ہی زاروں کا خاتمہ ہو جائیگا۔ کیونکہ اس آفت کا مورد کسی خاص شخص کو نہیں بلکہ زار کو بحیثیت عہدہ بتایا گیا ہے اب دیکھیے یہ علامت کس شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ اس جنگ سے پہلے زار کے خلاف بہت سی منصوبہ بازیاں ہوئیں مگر وہ بالکل محفوظ رہا۔ اس کے بعد یہ جنگ ہوئی اور خدا تعالیٰ کا بتایا ہوا وقت آگیا تو اس طرح اچانک وہ پکڑا گیا کہ سب لوگ حیران ہیں جیسا کہ حالات سے معلوم ہوتا ہے۔ جس وقت روس میں فساد پھوٹا ہے اس وقت زارِ روس سرحد پر فوجوں کے معائنہ کے لئے گیا تھا اور جب وہ دارالخلافہ سے چلا ہے اس وقت کوئی ایسا فساد نہ تھا۔ لیکن اس کے بعد گورنر کی بعض غلطیوں سے جوش پیدا ہوا۔ لیکن حکومتوں میں اس قسم کے جوش ہمیشہ ہی پیدا ہو جاتے ہیں اور اس قدر مضبوطی سے قائم حکومتیں ایسے جوشوں سے یکدم نہیں مٹ جاتیں۔ مگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ اس موقعہ پر کام کر رہا تھا۔ زارِ روس نے لوگوں میں جوش کی حالت معلوم کرکے گورنر کو سختی کرنے کا حکم دیدیا۔ مگر اس دفعہ سختی نے خلافِ معمول اثر کیا۔ لوگوں کا جوش اور بھی بڑھ گیا۔ بادشاہ نے اس گورنر کو بدل کر ایک اور گورنر مقرر کر دیا اور خود دارالخلافہ کی طرف چلا تاکہ اس کے جانے سے لوگوں کا جوش ٹھنڈا پڑ جائے۔ مگر راستہ میں اسے اطلاع ملی کہ لوگوں کا جوش تیزی پر ہے۔ اور یہ کہ اُس کو اس وقت دارالخلافہ میں نہیں آنا چاہیئے۔ مگر بادشاہ نے اس نصیحت کی پرواہ نہ کی اور خیال کیا کہ اس کی موجودگی میں کوئی شورش نہیں ہو سکتا اور آگے بڑھتا گیا۔ کچھ ہی دور آگے ٹرین گئی تھی کہ معلوم ہوا کہ بغاوت ہوگئی ہے اور باغیوں نے دفاتر وزارت پر قبضہ کر لیا ہے اور ملکی حکومت قائم ہوگئی ہے۔ یہ سب کچھ ایک دن میں ہوا یعنی ۱۲ مارچ ۱۹۱۷ء کی صبح سے شام تک دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ اختیار رکھنے والا بادشاہ جو اپنے آپ کو زار کہتا تھا۔ یعنی کسی کی حکومت نہ ماننے والا اور سب پر حکومت کرنے والا وہ حکومت سے بے دخل ہوکر اینجار غا کے ماتحت ہوگیا اور پندرہ مارچ کو مجبوراً اسے اپنے ہاتھ سے یہ اعلان لکھنا پڑا کہ وہ اور اس کی اولاد تختِ روس سے دستبردار ہوتی ہے اور حضرت اقدسؑ کی پیشگوئی کے مطابق زاروں کے خاندان کی حکومت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہوگیا۔ مگر ابھی اللہ تعالیٰ کی کلام کے بعض حصّے پورے ہونے باقی تھے۔ نکوس ثانی نے یہ سمجھا تھا کہ وہ حکومت سے بے دخل ہوکر اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی جان بچا لے گا اور خاموشی سے اپنی ذاتی جاگیرداروں کی آمدن پر اپنا گذارہ کرے گا۔ مگر اس کا یہ ارادہ پورا نہ ہو سکا۔ پندرہ کو وہ حکومت سے دستبردار ہوا اور ۲۱ مارچ کو اسے قید کرکے زارسکوسیلو بھیج دیا گیا۔ اور بائیس کو امریکہ نے باغی حکومت کو تسلیم کر لیا۔ اور زار کی سب امیدوں پر پانی پھر گیا۔ کیونکہ اس نے دیکھ لیا کہ اس کی دوست حکومتیں جن کی مدد پر اُسے بھروسہ تھا اور جن کے لئے وہ جرمن سے جنگ کر رہا تھا انہوں نے ایک ہفتہ کے اندر اندر اس کی باغی رعایا کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور اس کی تائید میں کمزور آواز بھی نہ اٹھائی۔ مگر اس تکلیف سے زیادہ تکالیف اس کے لئے مقدر تھیں تاکہ وہ اپنی زار حالت سے خدا کے کلام کو پورا کرے۔ گو وہ اس وقت تک قید ہو چکا تھا مگر روس کی حکومت کی باگ ایک شاہی خاندان کے شہزادہ لِوآڈ کے ہاتھ میں تھی جس کی وجہ سے قید میں اُس کے ساتھ احترام کا سلوک ہو رہا تھا۔ اور وہ اپنی بیوی بچوں کے سمیت باغبانی اور اس قسم کے شغلوں میں وقت گزارتا تھا۔ مگر جولائی کو اس شہزادہ کو بھی علیحدہ ہونا پڑا، اور کرنسکی کے ہاتھ حکومت کی باگ دی گئی اور قید کی سختیاں بڑھ گئیں مگر پھر بھی انسانیت کی حدود سے آگے نہیں نکلیں۔ لیکن سات نومبر کو بولشویک بغاوت نے کرنسکی کی حکومت کو بھی بے دخل کر دیا اور زار کی وہ خطرناک حالت شروع ہوئی جسے سن کر ایک سنگدل سے سنگدل انسان بھی کانپ جاتا ہے۔ زار کو سکوسیلو کے شاہی محل سے نکال کر مختلف جگہوں میں رکھا گیا۔ اور آخر اس کو ان مظالم کی یاد دلانے کے لئے جو وہ سائبیریا کی قید کے ذریعہ اپنی بے کس رعایا پر کیا کرتا تھا اکیٹرن برگ بھیج دیا گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے جو جبل یورال کی مشرقی طرف واقع ہے اور ماسکو سے چودہ سو میل کے فاصلہ پر ہے اور اس جگہ وہ سب شکنجے تیار ہوتے ہیں جو سائبیریا کی کانوں میں جہاں روسی پولیٹیکل قیدی کام کرتے تھے استعمال کی جاتی ہیں۔ گویا ہر وقت اس کے سامنے اس کے اعمال کا نقشہ رکھا رہتا تھا۔

صرف ذہنی عذابوں پر ہی اکتفا نہیں کی گئی بلکہ سوویٹ نے اس کے کھانے اور پینے میں بھی تنگی شروع کی اور اس کے بیمار بچہ کو وحشی سپاہی اس کے اور اس کی بیوی کے سامنے نہایت بے دردی سے مارتے اور اس کی بیٹیوں کو بھی نہایت ظالمانہ طور پر زدو کرتے۔ لیکن ان مظالم سے ان کا دل ٹھنڈا نہ ہوتا اور وہ نئی سے نئی ایجادیں کرتے۔ آخر ایک دن ماں کو سامنے کھڑا کرکے اس کی نوجوان لڑکیوں کی عصمت دری کی گئی اور جب زارینہ اپنا منہ روتے ہوئے دوسری طرف کر لیتی تو ظالم سپاہی سنگین مار کر اس کو مجبور کرتے کہ وہ ادھر منہ کرکے دیکھے جدھر ظالم وحشیوں کا گروہ انسانیت سے گری ہوئی کارروائیوں میں مشغول تھا۔ اسی قسم کے مظالم کو دیکھتا ہوا اور اس سے زیادہ سختیاں برداشت کرتا ہوا جتنی کہ شاید کبھی بھی کسی شخص پر نازل نہ ہوئی ہوں گی ۱۶ جولائی ۱۹۱۸ء کو زار معہ اپنے خاندان کے نہایت سخت عذاب کے ساتھ قتل کیا گیا اور خدا تعالیٰ کے نبی کی بات پوری ہوئی کہ:

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار"

اس حادثۂ قتل کی روئیداد بھی بڑی دردناک ہے رات کے وقت جبکہ وہ مع اپنی بیوی اور بچوں کے سویا ہوا تھا۔ اس کی حفاظت کے ذمہ دار روسی افسر نے اسے جگایا اور کہا کہ آپ کی حفاظت میں میں بے بس ہو چکا ہوں۔ باغیوں نے شہر کا محاصرہ کر لیا ہے۔ آئیے میں آپ کو کسی اور محفوظ مکان میں پہنچاؤں۔ زار نے شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور وہ اور اس کی بیوی اور اس کا بیمار بچہ اور اس کی دونوں لڑکیاں اس کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ وہ انہیں ایک تہ خانہ میں لے گیا۔ جہاں کیا دیکھتے ہیں کہ چاروں کونوں میں سیاہ نقاب پوش فوجی کھڑے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں پستول ہیں۔ زار کو اور اس کے اکلوتے بیٹے اور لڑکیوں کو یکے بعد دیگرے گولی سے ہلاک کرتے ہیں۔ اُس کی ایک لڑکی جو نہی کہ زمین پر گری اس کا چہیتا کتا چیختے ہوئے اس کے سینہ پر منہ رکھتا ہے چنانچہ اس کتے کو بھی وہیں گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ اس کے بعد زارینہ کو موت کے گھاٹ اتارا گیا پھر لاشوں کو رات کے وقت کمبلوں میں لپیٹ کر اور جنگل میں لے جاکر نذرِ آتش کر دیا گیا۔ یہ دردناک انجام اس جابر بادشاہ کا ہوا جس کے متعلق خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نذیر نے فرمایا تھا کہ:

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار"

اور یہ بھی فرمایا تھا:

ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہہ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار
وحیِ حق کی بات ہے ہوکر رہیگی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہوکر متقی اور بردبار

یہ پیشگوئی صرف زار کے انجام کے متعلق ہی نہ تھی بلکہ جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے یہ پیشگوئی اپنے ساتھ بڑی تفصیل رکھتی ہے۔ جس کا ذکر انشاء اللہ ہم کسی آئندہ اشاعت میں تفصیل سے پیش کریں گے۔

[1] منقول از دعوۃ الامیر از صفحہ ۲۴۰ تا ۲۴۳ مصنفہ حضرت امام جماعت احمدیہ

کہتی ہے ہم کو خلقِ خدا غائبانہ کیا
جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف غیروں کی زبانی

(۳)

(مرتبہ مکرم ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر)

شیخ محمد اکرام صاحب ایم۔ اے

"مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کرکے اور ایک نیا فرقہ کھڑا کرکے مسلمانوں میں جو اختلاف پیدا کیا ہے۔ اسے بھی مسلمان ناپسند کرتے ہیں۔ ...... اس کے باوجود اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ان کی جماعت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اگرچہ مرزا صاحب کی وفات کے چند ہی سال بعد جماعت میں ایک مسئلے پر اختلاف ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے کئی قابل اور مخلص لوگ علیحدہ ہو گئے تھے۔ (؟) لیکن جماعت کے اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ کہ ان میں کوئی نمایاں کمی نہیں ہوئی۔ شاید اس کی وجہ جماعت کے نظام اور منتظموں کا مذہبی جوش ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں میں کوئی مذہبی جماعت ایسی نہیں۔ جو اس قدر منتظم اور سرگرم عمل ہو۔ نئے تعلیم یافتہ لوگوں کو تشکک اور مادیت نے عملی کام کے قابل نہیں چھوڑا۔ اور پرانے علماء زمانہ کی ضروریات سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ایک عالم جمود میں ہیں۔ ان کے مقابلہ میں احمدیہ جماعت میں غیر معمولی مستعدی۔ جوش خود اعتمادی اور باقاعدگی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ تمام دنیا کے روحانی امراض کا علاج ان کے پاس ہے۔ اعتقاد غلط ہو یا صحیح۔ لیکن اس نے ان کے کاموں میں ایک روح پھونک دی ہے۔ جو قادیانیوں کے بعض عجیب و غریب عقائد اور بانی کی شخصی خصوصیات کے باوجود کئی لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

اس کے علاوہ شاید یہ بھی صحیح ہے۔ کہ عام مسلمانوں نے جس انداز سے قادیانیوں کی مخالفت کی ہے۔ اس سے اس جماعت کو اتنا نقصان نہیں پہنچا۔ جتنا فائدہ۔ قرآن نے مسلمانوں بلکہ مسلمانوں اور دوسری قوموں کے درمیان فوقیت پانے کا طریقہ یہ بتایا تھا۔ کہ وہ نیک کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جائیں۔ اور اللہ انہیں جزا دیگا۔ انسانی زندگی کا یہ اٹل قانون دورِ حاضر کے بعض مناظرین نے پوری طرح نہیں سمجھا۔ عیب جوئی مخالفت اور تشدد سے دوسرے فرقوں اور جماعتوں کی ترقی بند نہیں ہو سکتی۔ جو فرد اپنی ترقی چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ نیک کاموں میں دوسروں سے بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ ان بزرگوں نے عام مسلمانوں کو نظم و نسق۔ مذہبی جوش اور تبلیغ اسلام میں میرزائیوں پر فوقیت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھائی۔ بلکہ بیشتر صوں اور عام مخالفت سے "فتنۂ قادیان کا سدِّباب" چاہا۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ جب کسی قوم کے ساتھ سختی کی جائے۔ تو اکثر اس میں ایثار اور قربانی کی روح بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ جب کبھی عام مسلمانوں نے قادیانیوں کی مخالفت میں معمولی اخلاق۔ اسلامی تہذیب اور رواداری کو ترک کیا ہے۔ تو ان کی مخالفت سے قادیانیوں کو فائدہ ہی پہنچا ہے۔ ان کی جماعت میں ایثار اور قربانی کی طاقت بڑھ گئی ہے۔ ان کے عقائد اور بھی مستحکم ہو گئے ہیں۔"

(کتاب موج کوثر صفحہ ۱۰۳-۱۰۴)

ایڈیٹر اردو اخبار ناگپور

"جماعت احمدیہ ایک عرصہ سے جس سرگرمی سے اسلامی خدمات بجا لا رہی ہے۔ وہ اب اپنے مذہبی کارناموں کی بدولت محتاج بیان نہیں ہے۔ یورپ کے اکثر ممالک میں جس عمدگی کے ساتھ اس نے تبلیغی خدمات انجام دی ہیں۔ اور دے رہی ہے۔ سچ یہ ہے کہ یہ اسی کا کام ہے۔ پچھلے دنوں جب یکایک شدھی کا ایک طوفانِ عظیم امنڈ آیا تھا۔ اور جس نے ایک دو آدمیوں کو نہیں بلکہ گاؤں کے گاؤں مسلمانوں کے متاثر بنا کر مرتد کر لیا تھا۔ یہی ایک جماعت تھی۔ جس نے سب سے پہلے سینہ سپر ہو کر اس کا مقابلہ کیا۔ اور وہ کچھ خدمات انجام دیں۔ اور کامیابی حاصل کی۔ کہ دشمنانِ اسلام انگشت بدنداں رہ گئے۔ اور ان کے بڑھے ہوئے حوصلے پست پڑ گئے۔ یہ مبالغہ نہیں بلکہ واقعہ ہے۔ کہ جس ایثار و انہماک سے یہ مختصر سی جماعت اسلام کی خدمت انجام دے رہی ہے۔ وہ آپ اپنی نظیر ہے۔ اور بلاشبہ اس کے یہ تمام کارنامے تاریخی صفحات پر آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ پچھلے دنوں اسکی یہ تحریک کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر ۱۷ جون کو ہندوستان کے ہر مقام پر عام مجمع میں جس میں مسلم و غیر مسلم دونوں شامل ہوں۔ تقریریں کی جائیں۔ اور جس کے لئے مقررین کے لئے ہزارہا کی تعداد میں لیکچرز طبع کرا کر مفت تقسیم کئے۔ اور جن کا یہ اثر ہوا۔ کہ ۱۷ جون کو مسلم اور غیر مسلم دونوں جماعتوں نے شاندار جلسے کرکے سیرت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کمال حسن و خوبی سے اظہار خیالات کئے۔ ہمارا تو خیال ہے کہ اگر اس تحریک پر آئندہ بھی برابر عمل کیا گیا۔ تو یقیناً وہ ناپاک حملے جو آج برابر غیر مسلم اقوام ذات فخر موجودات صلعم پر کرتی رہتی ہیں۔ ہمیشہ کے لئے سمٹ جائیں گے۔ اور وہ ناگوار واقعات جو آئے دن پیش آتے رہتے ہیں۔ اس مبارک تحریک کی بدولت نیست و نابود ہو جائیں گے۔" (اردو اخبار ناگپور (سی پی) ۵ جولائی سنہ ۲۸ء)

محترمہ صغرا ہمایوں مرزا حیدرآباد دکن

"اخبار "الفضل" موصول ہوا۔ جسے دیکھ کر نہایت مسرت ہوئی۔ آپ نے یہ بہت اچھا کیا۔ کہ حضرت رسول مقبول صلعم کے مفصل حالات ایک پرچہ میں لکھ دیئے۔ حضرتؐ کا سلوک عورت کے ساتھ۔ حضرتؐ کا برتاؤ غلاموں کے ساتھ ہر ایک پہلو سے دکھایا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ قادیانی مسلمان اسلام کی خدمت بہت کچھ کر رہے ہیں۔ اور تبلیغ کا کام بہت کیا اور کر رہے ہیں۔ میں نے فرانس اور لنڈن۔ جرمنی وغیرہ میں قادیانی مشنریوں کو تبلیغ کا کام کرتے دیکھا ہے۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ اسلام چاروں طرف پھیل رہا ہے۔"

(الفضل ۹ جولائی سنہ ۱۹۲۹ء)

محترمہ زبیدہ سلطانہ اسسٹنٹ ایڈیٹر رسالہ شباب اردو لاہور

"احمدیوں سے بعض مسلمانوں کو خواہ کتنا ہی اختلاف ہو۔ لیکن اس میں شک نہیں ہے۔ کہ جو خدمت اسلام اس فرقہ سے ظہور میں آئی ہے۔ وہ اپنی نظیر آپ ہے۔"

(رسالہ شباب اردو لاہور جنوری سنہ ۱۹۲۹ء صفحہ ۲)

چودھری شاہ محمد صاحب بیرسٹرایٹ لاء شیخوپورہ

"احمدیہ تحریک کی تبلیغی مساعی دنیا جانتی ہے۔ انصاف اور حق تقاضا کرتا ہے۔ کہ بلا شرکت غیرے اس کام کا طرہ امتیاز جماعت احمدیہ کے سر ہو۔ موجودہ مادیت اور دہریت کے زمانہ میں اسلام کی جو خدمت سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کی ہے۔ وہ قابل صد تحسین ہے۔ تبلیغ بدون امداد غیر احمدی مسلمانانِ عالم بدستور جاری ہے۔ جس ایثار اور محبت کا ثبوت ترقی اسلام کے لئے احمدی دکھلا رہے ہیں۔ اس سے قرونِ اولیٰ کے مسلمان یاد آتے ہیں۔ امیر۔ غریب حاکم محکوم جو کوئی اور جہاں کہیں بھی احمدی ہے۔ اپنے مال اور دولت سے بیت المال کا حصہ برابر ادا کرتا ہے۔ یہ نظام اور باقاعدگی مسلمانوں میں کہاں ہے دیکھنے میں آیا ہے۔ اور سرکاری کاغذ شاہد ہیں۔ کہ احمدی بالعموم سرکاری ملازمت میں بھی دیانت اور امانت میں دوسروں سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جہاد کو منسوخ کیا۔ اگر غور سے سوچیں۔ تو ان کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے۔ کہ ہر ایک احمدی اسلام کی خدمت کی بجا آوری کے لئے پکا مجاہد ہے۔ اور جس زمانہ میں جہاد کی ضرورت ہے۔ وہ اسلامی عظمت و شوکت کو بحال رکھنے کے لئے احمدی بجا لا رہے ہیں۔ سوال مختصر سا ہے اور مختصر ہی جواب کافی ہے۔ کہ ممالک مغربی امریکہ اور افریقہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ماسوا کس نے پیغام حق پہنچایا؟ کس کو انکار ہے۔ کہ روز بروز اسلام اپنے حقیقی رنگ میں متمدن ممالک میں جلوہ نما ہو رہا ہے۔ اور احمدی فی الواقع اس مشعل کو جلانے اور گمراہوں کو راہِ ہدیٰ دکھانے میں پیش رو ہیں۔ چاہیئے تھا کہ دوسرے مسلمان (ان کی) حوصلہ افزائی کرتے اور ہر طرح کی امداد کرتے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ عوام کو بہکایا جا رہا ہے۔ اور بلا وجہ فتنہ پیدا کیا جا رہا ہے۔"

(الفضل ۳ اپریل سنہ ۱۹۳۳ء)

غازی محمود دھرم پال صاحب بی۔ اے

"میں اکثر یہ اعلان کر چکا ہوں۔ کہ میں احمدی نہیں ہوں۔ اور احمدیوں کے بہت سے عقائد کے ساتھ دیانتداری کے ساتھ سخت اختلاف ہے۔ مگر باوجود اس شدید اختلاف کے میں ان کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ اور ہندوستان کے اندر اور باہر وہ غیر مسلموں کے حملوں سے اسلام کے تحفظ کے متعلق جو بھی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ میں ان کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔"

(رسالہ حنیف لدھیانہ ۱۸ نومبر سنہ ۱۹۲۵ء)

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلی

"اگرچہ میں قادیانی عقیدہ کا نہیں ہوں۔ نہ کسی قسم کا میلان میرے دل میں قادیانی مذہب کی طرف ہے۔ لیکن میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ قادیانی جماعت اسلام کے حریفوں کے مقابلہ میں بہت مؤثر اور پرزور کام کر رہی ہے۔"

(کتاب مسلمان مہارانا)

تحریک جدید کے وعدے جلد سے جلد بھجوائے جائیں

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے۔ اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ سال کے آخر میں دے دیں گے۔ بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے۔ ...... جو لوگ آخر وقت نماز ادا کرنے کے عادی ہیں۔ وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے .... ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں۔ کہ اسے چھوڑا جا سکے۔ جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں۔ وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھ لو۔ کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے۔ جو پہلے شامل ہوتا ہے۔"

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

ایک ایک دن کی تاخیر جو آپ کے تحریک جدید کے وعدے بھجوانے میں ہو رہی ہے۔ آپکے ثواب کے ضائع ہونے کا موجب ہو رہی ہے۔ اس لئے آج ہی اپنا وعدہ بھجوا دیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ایڈیٹر صاحب عزیز وطن سی۔ پی

" ہمیں انتہائی صدمہ ہوتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے کچھ ناسمجھ افراد اپنی اس جماعت (احمدیہ) پر جو دوسری قوموں کے مقابلہ میں ہر مذہبی معرکہ کے وقت سب سے پہلے سینہ سپر ہو کر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے پر آمادہ ہو جایا کرتی ہے اور نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ممالک یورپ میں بھی اپنی جانی و مالی قربانیوں کی بدولت اسلام کا پرچم اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے فضائے کیفر و الحاد میں لہرا رہی ہے۔ اور مسلمانوں کی اور جماعتوں کی طرح ایک جز و لاینفک بنی ہوئی مخلوق خدا کو دعوت دے رہی ہے۔ نہایت ہی نامناسب اور شرمناک حملے کر رہے ہیں۔ (عزیز وطن ۷ مئی ۱۹۳۰ء)

ملک عبد القیوم صاحب بیرسٹر ایٹ لاء پرنسپل لاکالج لاہور

سلسلہ احمدیہ کے مشاغل اور مساعی کو جاری ہوئے اس وقت کم و بیش پچاس سال ہوئے ہیں اور گو ابھی سلسلہ کے متوسلین نے اس مساعی کو عملی حیثیت سے مختلف رنگوں اور شکلوں میں پیش کیا مگر اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ سلسلہ احمدیہ کا اہم ترین اور درخشاں ترین وہ کارنامہ ہے۔ جس کا تعلق تبلیغ و توسیع اسلام سے ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہی جذبہ تبلیغ اسلام سلسلہ احمدیہ کی ابتداء اور نشوونما و ارتقاء کا محرک ہوا۔ احمدی مبلغین کی شیفتگی اسلام کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ انھوں نے اسلام کی چودھویں صدی میں جسے مسلمانوں کا دور انحطاط کہنا موزوں ہو گا۔ احیائے اسلام ایسے پر عظمت مگر بظاہر حد درجہ مشکل مقصد کو نہ صرف ضروری بلکہ سہل اور ممکن بھی جانا۔ حالانکہ سینین حاضرہ کے حالات ہر اعتبار سے اس مہتمم بالشان مساعی کے مانع تھے۔ قرون اولیٰ اور وسطیٰ کی اسلامی تاریخ اسلامی مبلغین اور مصلحین کی مجاہدانہ سرگرمیوں سے لبریز ہے۔ جنہوں نے اسلام کو جغرافیائی اور طبعی قیود سے آزاد جان کر ایک جہانگیر برادری کا مرجع بنایا مگر یہ سرگرمیاں اور کوششیں زیادہ تر انفرادی حیثیت سے رونما ہوئیں۔ سلسلہ احمدیہ نے اپنے تبلیغی نصب العین کو ایک ادارے کی صورت دے کر ایک منظم کوشش بنا دیا۔ اس منظم کارکردگی کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے مبلغین گذشتہ ربع صدی کے دوران میں ایشیا۔ افریقہ اور امریکہ میں متعدد تبلیغی ادارات قائم کر کے اعلائے کلمۃ الحق کر رہے ہیں۔ نیز اس کارکردگی کے طفیل وغیر اسلامی دنیا جو اسلام کے متعلق تنگ نظر اور بد باطن عیسائی مبلغین کے معاندانہ طرز عمل کی خوگر تھی۔ پہلی مرتبہ اسلامی محاسن سے بہرہ ور کر رہے ہیں۔ میری باشہ میں اس فرض سے کامیابی کے ساتھ عہدہ برآ ہونے کا امتیاز سلسلہ احمدیہ اور بانی سلسلہ احمدیہ کا حق ہے اور وہ اس پر جس قدر بھی نازاں ہوں بجا ہے پھر اس سلسلہ کے متوسلین نے اس مہم عظیم کا بیڑا ایسے ملک سے اٹھایا جہاں کے مسلمان بحیثیت قوم سیاسی، علمی اور اقتصادی اعتبار سے ملکی آبادی کی پست ترین جزو بن چکے تھے۔ اور وہ اس ادارہ کی مساعی کی برکت سے تحصیل علم اور جماعتی تنظیم کی ضروریات سے متجسس ہوئے۔ یعنی سلسلہ احمدیہ نے ایک پنتھ سے کئی ایک کاج پیدا کئے" الخ۔

(منقول از مرکز احمدیت "قادیان" ص ۵۷ مؤلفہ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم)

شیخ نیاز علی صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل لاہور

" جو حالت فتنہ ارتداد کے متعلق بذریعہ اخبارات علم میں آچکے ہیں۔ ان سے واضح ہے کہ مسلمانان جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار اور کمربستگی۔ نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے۔ وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے انداز عزت اور قدر دانی کے قابل ضرور ہے۔ جہاں ہمارے مشہور پیر سجادہ نشین حضرات بےحس و حرکت پڑے ہیں۔ وہاں اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت کر کے دکھا دی ہے۔

(اخبار زمیندار لاہور ۲ جون ۱۹۲۳ء)

جماعتہائے احمدیہ کو ضروری یاددہانی

۲۲ دسمبر ۵۱ء کے الفضل میں بعنوان "جماعت احمدیہ کے مردوں اور عورتوں کے لئے دینی نصاب"، نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے اعلان شائع ہو چکا ہے۔ اس میں ماہ جنوری ۵۲ء کے لئے دینی نصاب درج ہیں۔ مہربانی فرما کر جماعتوں کے امراء۔ صدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت اس اعلان کو ملاحظہ فرما دیں۔ اور تعمیل فرما دیں۔ نیز ماہ دسمبر کی رپورٹ میں ذکر فرما دیں کہ اعلان کے مطابق کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ احباب کی مہربانی ہو گی اگر وہ اس تربیت کے ضمن میں اپنے مفید مشوروں سے بھی مطلع فرما دیں گے کہ کن کن امور کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے حتی الوسع عملی پہلو زیادہ ہو۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

احادیث نبوی

ظالم دشمن کو بھی حسن اخلاق کا نمونہ دکھاؤ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

عَنْ بُرَيْدَةَ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ قَالَ اُغْزُوْ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا اَوْ لَا امْرَاَةً

(مسلم)

ترجمہ: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کی کوئی پارٹی جہاد کے لئے روانہ فرماتے تو اس کے امیر کو نصیحت فرماتے تھے کہ اللہ کا نام لے کر خدا کے رستہ میں نکلو اور کبھی خیانت نہ کرو اور نہ کبھی دشمن سے بدعہدی کرو اور نہ قدیم وحشیانہ طریق کے مطابق دشمن کے مقتولوں کے اعضاء وغیرہ کاٹو اور نہ کسی بچے یا عورت کو قتل کرو۔

تشریح۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک ارشاد ابتدائی جنگوں میں صحابہ اور ان کے بعد آنے والے مسلمانوں کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ اسلام نے کفار کے مظالم اور ان کی جارحانہ کارروائیوں سے مجبور ہو کر تلوار اٹھائی۔ لیکن اس کے بعد مسلمانوں نے ظالم دشمن کے ساتھ بھی حسن اخلاق کا وہ نمونہ دکھایا۔ جس کی نظیر پیش کرنے سے تاریخ عاجز ہے۔ عربوں میں عورتوں اور بچوں تک کو قتل کر دینے کا طریق عام تھا۔ بلکہ یہ طریق موسوی شریعت کے قیام سے دنیا کے معتد بہ حصہ میں وسیع ہو چکا تھا۔ اور اس کے علاوہ عربوں میں یہ بھی رواج تھا کہ مفتوح دشمن کے مقتولوں کے ناک کان وغیرہ کاٹ کر اپنی وحشیانہ خوشی کو کمال تک پہونچاتے تھے۔ اس قبیح رسم کو عرب لوگ مثلہ کرنا کہتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سب ظالمانہ طریقوں کو سختی کے ساتھ روک کر حربی دشمن کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تعلیم دی اور خیانت اور غداری اور بدعہدی کو قطعی حرام قرار دے کر دنیا میں ایک اعلےٰ ضابطۂ اخلاق کی بنیاد قائم کی۔

اس کے علاوہ جیسا کہ دوسری احادیث سے ثابت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی حکم دیا کہ حربی دشمن کے بوڑھے لوگوں اور مذہبی خدمت کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کرنیوالوں کے خلاف خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہوں ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ اور جیسا کہ قرآن شریف سورہ محمد میں فرماتا ہے۔ جنگی قیدیوں کے متعلق بھی حکم دیا۔ کہ انہیں قتل نہ کیا جائے۔ بلکہ یا تو انہیں بطور احسان چھوڑ دیا جائے۔ اور یا دبھی فدیہ لے کر رہا کر دیا جائے اور وہ ان قیدیوں میں بھی جنگی قیدیوں کے ساتھ اسلام نے حسن سلوک کا اس تاکید کے ساتھ حکم دیا کہ خود غیر مسلم قیدیوں کی روایت ہے کہ مسلمان ہمیں اچھا کھانا دیتے تھے۔ اور خود معمولی خوراک پر گذارہ کرتے تھے۔ ہمیں اونٹوں پر سوار کراتے تھے اور خود پیدل چلتے تھے۔ کیا کسی حربی دشمن کے ساتھ دنیا کی کسی قوم نے تاریخ کے کسی زمانہ میں اس سے بہتر سلوک کیا ہے؟

باقی رہا دشمن کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ سو اسکے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے۔

لایجرمنکم شنآن قوم علی الّا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی

" یعنی اے مسلمانو کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اسکے متعلق عدل و انصاف کے رستہ سے ہٹ جاؤ۔ بلکہ تمہیں چاہیئے۔ کہ ہر حال میں دشمن کے ساتھ بھی عدل و انصاف کا سلوک کرو کہ یہی تقوےٰ کا تقاضا ہے"۔ اور خدا متقیوں کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ مگر افسوس کہ دنیا نے اسلام کی اس شاندار تعلیم کی قدر نہیں کی۔

(چالیس جواہر پارے)

خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے الفضل ۲۲ دسمبر ۵۱ء صفحہ ۵ پر ماہ جنوری ۵۲ء کے لئے حسب ذیل دینی نصاب کا اعلان کیا گیا ہے۔

۱۔ کلمہ طیبہ معہ ترجمہ اور عقائد اسلام
۲۔ نماز سادہ اور نماز با ترجمہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کے ساتھ ہی حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ کو ارشاد فرمایا تھا۔ کہ وہ جماعت کے نوجوانوں کی دینی تعلیم کی طرف توجہ کرے کوئی خادم یا طفل الیسا نہ ہو۔ جو نماز سادہ اور با ترجمہ نہ جانتا ہو۔ ابتدائی سالوں میں خدام نے اس طرف توجہ دی۔ لیکن بعد میں کچھ سستی آگئی۔

میں اس اعلان کے ذریعہ جملہ قائدین سے درخواست کرتا ہوں کہ خاص اہتمام کے ذریعہ ماہ رواں میں مذکورہ بالا دینی نصاب کو مکمل کرنے کی کوشش کریں اور نظارت تعلیم و تربیت کے ساتھ پوری طرح تعاون کریں اور کوشش کریں کہ ہر خادم اس نصاب کو پڑھے

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہندوستان کے اردو اخبارات کے اقتباسات

ہندوؤں کی تنگدلی نے پاکستان بنایا اور یہی ہندو مسلم کشمکش کی جڑ ہے

کانپور کے مشہور روزنامہ "سیاست" نے اپنی ۳۰ دسمبر ۵۱ء کی اشاعت میں ڈاکٹر شنکر داس مہرہ کا حسب ذیل مضمون شائع کیا ہے:۔

ہندوستان کے سامنے اس وقت دو اہم مسئلے ہیں۔ ایک تو ہندو مسلم فرقہ دارانہ اتحاد کا اور دوسرا ہے خوراک کی کمی کا مسئلہ۔ جہاں ہندوستان میں ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت ہے۔ وہاں خوراک کی کمی کو بھی دور کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم ان دونوں مسائل کو اکٹھا سوچیں۔ تو محسوس کریں گے۔ کہ دونوں مسائل ایک ہی مسئلہ کا نام ہیں۔ یعنی ہندو مسلم اتحاد کا مسئلہ۔ اگر آج ہندو مسلم مسئلہ نہ رہے۔ تو یقیناً ہندوستان اور پاکستان دو الگ الگ ملک نہیں رہ سکتے۔ اور اگر یہ الگ نہ ہوں۔ تو ظاہر ہے کہ کوئی خوراک کی کمی کا مسئلہ نہیں رہ جاتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر ملک میں خوراک کی کمی کا مسئلہ ہے۔ تو ہندو مسلم اتحاد کی کمی کی وجہ سے۔ مگر افسوس کا مقام ہے کہ کوئی سیاستدان اس مسئلہ کا ٹھوس حل دریافت کرنا نہیں چاہتا۔ صرف لیپا پوتی کرنا چاہتے ہیں۔ کانگرس جو اپنے آپ کو متحدہ قومیت کا علمبردار کہتی ہے۔ اس نے اپنے عمل سے اس مسئلہ کو اور بھی زیادہ پیچیدہ بنا دیا ہے۔ سنوارا نہیں۔

جب وہ عرب یا دوسرے ملکوں میں جاتا ہے۔ اسے لوگ اہل ہنود کہہ کر پکارتے ہیں۔ مگر خود اس کی قوم اسے اپنانے کے لئے تیار نہیں۔ اس سے اس کے دل میں غصہ اور انتقام کی آگ پیدا ہوتی ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ ساری ہندو قوم کو نیست و نابود کر دے۔ نہ کوئی نام رہے اور نہ کلچر۔ جب ہند میں وہ ہندو پانی اور مسلمان پانی دیکھتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ ہندو اسے اپنے برتنوں میں کھانا دینے سے گریز کرتے ہیں۔ اور گندے گلاسوں میں شربت پیش کرتے ہیں۔ اور جب کبھی کوئی ہندو دوست اس کے گھر آ جائے۔ اور خلوص میں اگر وہ غلطی سے پان یا پانی پیش کر دے۔ اور اس کا ہندو دوست صرف الائچی اٹھائے اور باہر جا کر ایک دو پنواڑی سے پان خرید کر کھائے۔ اس کے دل میں صدمہ ہوتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ اس نے کونسا گناہ کیا ہے۔ جو اس کی قوم نے اس سے اس قدر ناملائمت کر رکھا ہے۔ اور جب وہ اپنے آپ کو بے قصور پاتا ہے۔ تو اس کا دل جل کر کباب ہو جاتا ہے۔ وہ عہد کرتا ہے کہ وہ ہندو قوم کو مٹا کر دم لے گا۔ یہ جذبہ اس کی زندگی کا مشن بن جاتا ہے۔ اور اس میں تعصب پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی ہر دم یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ ہندو ناموں کو بدل کر عربی نام پیدا کرے۔

اسی جذبہ نے پاکستان بنایا۔ یہی آج بھی ہندو مسلم کشمکش کی جڑ ہے۔ پچھلے سو سال سے ہندی مسلمان کا ایک ہی تعمیری کام رہا ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ ہندو اپنے کو ہندو کہنا چھوڑ دیں۔ اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مسلمان بطور جماعت انگریز سے ملا اور پھوٹ کے ذریعہ چھوت چھات کا مسئلہ کھڑا کیا۔ اس میں ایک ہی جذبہ تھا۔ کہ ہندو کہنے والے ہندوستانیوں کا نمبر کم ہو جائے اور ہندو قومیت کمزور ہو۔ ہند میں اسلام کی تحریک تبلیغ قرآن سے نہیں بلکہ ہندوؤں کے مسلم سوشل بائیکاٹ سے کی گئی۔

میں ہندو سماجی بھائیوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ وہ متحدہ ہندوستان کا نعرہ تو لگاتے ہیں۔ مگر ان کے پاس پروگرام کیا ہے۔ اس مسئلے کا حل کیا ہے۔ کیا آپ نے کبھی اس سوشل بائیکاٹ کی مذمت کی۔ کیا آپ نے کبھی ہندو قوم کو سمجھانے کی کوشش کی۔ کہ یہ سوشل بائیکاٹ کا مقصد سیاسی تھا مذہبی نہیں۔ یہ تو صرف غیر ملکی مسلم حکمرانوں کے خلاف تھا۔ اپنے ہندو بھائیوں کے خلاف نہیں۔ آپ نے کبھی ہندوؤں سے کہا کہ یہ تحریک اب بے معنی ہے۔ اسے واپس لیا جاتا ہے۔ اب سے کوئی ہندو کسی مسلمان کا سوشل بائیکاٹ نہ کرے"۔

دعائے مغفرت

سید خلیل احمد صاحب سارجنٹ ایئر فورس ابن سید محمد اصغر صاحب منٹگمری نواسہ چوہدری قریشی ضیاء الدین صاحب وکیل کے داماد تھے کوئٹہ میں موٹر کے حادثہ کی وجہ سے فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت نیک سرشت اور احمدیت کے شیدائی تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ عمر صرف اٹھائیس سال کی تھی۔ اپنے پیچھے دو چھوٹی چھوٹی بچیاں چھوڑی ہیں۔ احباب کرام ان کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کی دعا فرمائیں۔

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا فسادات ۱۹۴۷ء میں نارووال سے ہم سے جدا ہو گیا تھا۔ اور اب تک اس کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ اس کی والدہ اس کے غم میں بہت ہی نڈھال ہو چکی ہے۔ جس دوست کو اس کا پتہ ہو۔ وہ براہ کرم مجھے فوراً اطلاع دیں۔ بچے کا نام عیسیٰ ہے۔ دائیں کان میں چھید ہے۔ غلام حسین ولد عمر الدین موچی ساکن ہڑپہ مکان ۳۳ ضلع منٹگمری۔

ولادت

۲۷ اور ۲۸ دسمبر کی درمیانی شب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم چوہدری فیض الرحمٰن صاحب اے۔ ڈی۔ آئی سکولز منٹگمری ڈویژن کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خلیل الرحمٰن رکھا ہے۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ مولود کی درازی عمر نیک۔ صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست دعا

ملک محمد عبد اللہ صاحب کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب کرام دعائے صحت فرمائیں۔

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد ارسال فرمائیں تاکہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے۔ جن احباب کی قیمت ختم ہو گئی ہے۔ اگر ان کی طرف سے قیمت موصول نہ ہوئی۔ تو ان کی خدمت میں اخبار روانہ نہیں ہو سکے گا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں تقریب شادی

اور

دوستوں سے دعا کی درخواست

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ ربوہ

گذشتہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنے بچے صاحبزادہ مرزا انور احمد سلمہ اور عزیزہ مرزا رشید احمد صاحب سلمہ کی دختر صبیحہ بیگم سلمہا کے نکاح کا اعلان فرمایا تھا اب اس تعلق میں مورخہ ۱۳ جنوری بروز اتوار بوقت ساڑھے تین بجے شام کو رخصتانہ کی تقریب قرار پائی ہے۔ عزیزہ صبیحہ بیگم سلمہا میری بڑی لڑکی کی بیٹی اور میری نواسی ہے۔ دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ اس شادی خانہ آبادی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے دین و دنیا میں مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے اور ان فضلوں اور رحمتوں کا وارث کرے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک دعاؤں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ امید ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اس تقریب سعید میں شرکت فرما کر وقت مقررہ پر دعا فرمائیں گے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۱۰/۱/۵۲

عرب ممالک کے متعلق برطانیہ اپنے رویہ میں تبدیلی کر رہا ہے

بیروت ۱۱ جنوری۔ برطانوی پارلیمنٹ کے رکن اور سابق وزیر برائے تعمیرات عامہ مسٹر جارج براؤن نے یہاں اخباری نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کیا کہ جہاں تک عالم عرب کا تعلق ہے برطانیہ کی پالیسی میں اب ضرور تبدیلی رونما ہوگی۔ مسٹر براؤن نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ برطانیہ اور عربوں کے درمیان مفاہمت ممکن ہے۔ کیونکہ ایسی مفاہمت دونوں ہی کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

مسٹر براؤن لبنانی ایوان نمائندگان کے سوشلسٹ رکن مسٹر ایملی بستانی کی دعوت پر یہاں آئے ہیں۔

آپ نے فلسطینی عرب پناہ گزینوں کے متعدد کیمپوں کا دورہ کیا اور کہا کہ اب لندن واپس جاکر وہ دارالعوام کو بتا سکیں گے کہ کن انتہائی دشوار اور پریشان کن حالات کے تحت عرب پناہ گزین زندگی بسر کر رہے ہیں۔

مسٹر براؤن نے مزید کہا۔ برطانیہ نے ماضی میں جو کچھ غلطیاں کی ہوں ان پر توجہ کرنے کی بجائے مستقبل کے متعلق پر امید رویہ اختیار کرنا زیادہ مناسب ہوگا۔

مسٹر براؤن نے مصر کی موجودہ صورت حال پر گہرے رنج اور افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ انہیں امید ہے کہ برطانیہ اور مصر کا باہمی تنازعہ جلد از جلد پوری طرح طے پا جائے گا۔ (اسٹار)

ہندوستان کے عام انتخابات پر ایک نظر

نئی دہلی ۱۱ جنوری۔ سوشلسٹ اور یونائیٹڈ فرنٹ کے امیدوار ٹراونکور کوچین اسمبلی کی پانچ نشستیں اور حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں جس کی وجہ سے اسمبلی میں غیر کانگرسی امیدواروں کی تعداد کانگرسی امیدواروں سے بڑھ گئی ہے۔

حیدر آباد میں بھی غیر کانگرسی کامیاب امیدواروں کی اکثریت ہوگئی ہے۔ یہاں کے انتخابات میں کانگرسی امیدواروں کو ۱۸ نشستیں ملیں۔

مدراس میں غیر کانگرسیوں کی اکثریت پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ اس صوبے میں کانگرسی ۱۸ امیدوار کامیاب ہوئے اور غیر کانگرسی پارٹیوں کے ۴۲ امیدوار کامیاب ہوئے۔ ایک نشست مسلم لیگ کے امیدوار نے حاصل کی ہے۔

ٹراونکور میں کانگرس کو ۳۴ اور یونائیٹڈ فرنٹ کو ۲۲ نشستیں۔ سوشلسٹ پارٹی کو ۱۲ آزاد امیدواروں کو ۸ اور دوسری پارٹیوں کو ۴ نشستیں مل چکی ہیں۔

دو سوشلسٹ اور ایک کمیونسٹ امیدوار نے اپنے حریف کانگرسی امیدواروں کو ووٹوں کی بہت بڑی تعداد سے شکست دی ہے

اجلاس لجنہ اماء اللہ لاہور

مورخہ ۱۳ جنوری بروز اتوار بوقت بارہ بجے مسجد احمدیہ لاہور میں خواتین کا ایک جلسہ برائے انتخاب عہدیداران منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس جلسہ میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور بھی عورتوں سے خطاب فرمائیں گے

جنرل صدر لجنہ اماء اللہ لاہور

حفاظتی کونسل کی قرارداد ابتدائی مراحل میں

استصواب رائے اکتوبر کے اوائل تک مکمل ہو جائے گا؟

پیرس ۱۱ جنوری۔ کشمیر کے متعلق حفاظتی کونسل کی قرارداد ابتدائی مراحل میں داخل ہو چکی ہے۔ جس پر غالباً اس مہینہ کے آخر میں بحث کی جائے گی۔

ایک سے زیادہ ابتدائی مسودے مرتب کئے جا رہے ہیں۔ اس ابتدائی مرحلہ پر یہ قیاس کرنا بالکل ناممکن ہے۔ کہ آخر میں قرارداد کی کیا شکل ہوگی۔

معلوم ہوتا ہے کہ پس پردہ حفاظتی کونسل کے ارکان بڑی حد تک ڈاکٹر گراہم کی حالیہ تجاویز سے واقف ہو گئے ہیں۔ واضح رجحان یہ معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر کا استصواب اسی سال منعقد کر دیا جائے اور اس سلسلہ میں کونسل کشمیر کی آب و ہوا اور جغرافیائی حالات سے بھی پوری طرح باخبر معلوم ہوتی ہے۔

کشمیر کے سرما میں تسلی بخش طور پر استصواب کے انعقاد کی دشواریوں کو پوری طرح محسوس کیا جا رہا ہے اور خیال ہے کہ وہاں استصواب کو اکتوبر کے اوائل تک مکمل کر لینا ہوگا۔

ڈاکٹر گراہم کی تجویز یہ ہے۔ کہ فوجی انخلاء کا کام آئندہ ۱۵ جولائی تک مکمل کر لیا جائے۔ اور اس تاریخ کو کشمیر میں اسی تناسب سے دونوں فریق کی کم از کم فوجیں وہاں موجود ہوں۔ جو یکم جنوری ۱۹۴۹ء کو خط متارکۂ جنگ کے دونوں جانب تھیں۔

چرچل۔ٹرومین ملاقات پر تبصرہ

لندن ۔ بذریعہ ریڈیو۔ مسٹر چرچل کے سفر امریکہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے دی ٹائمز رقمطراز ہے:۔ مسٹر چرچل کا مقصد یہ نہیں۔ کہ امریکہ سے نئی رعائتیں حاصل کی جائیں۔ بلکہ وہ اس گہرے تعلق کو بحال کرنا چاہتے ہیں۔ جو گذشتہ جنگ عظیم کے زمانے میں انگریزی بولنے والے ان دو ملکوں کے درمیان موجود تھا۔

ٹائمز مزید لکھتا ہے۔ اینگلو امریکی دوستی کی ایک ضروری شرط یہ ہے کہ تمام اختلافی مسائل کو وقوع پذیر ہونے سے پہلے کھلے دل سے زیر بحث لایا جائے۔ رائے کا اختلاف کوئی ڈرنے والی چیز نہیں۔ کیونکہ یہ اختلاف صحت مند اور کارگر ہے۔ خطرناک بات تو یہ ہے کہ ان پر بحث دھیمیں ہچکچاہٹ سے کام لیا جائے۔ حتیٰ کہ وہ وقت آ پہنچے جب غور و فکر بیکار ثابت ہو چکا ہو ـــــ ٹائمز نے اس تجویز پر بھی

برطانوی ماہر تعلیم کی کراچی میں آمد

لندن ۱۱ جنوری۔ مسٹر ایم۔ ایچ ہارڈی ۱۹ جنوری کو لندن سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ پبلک اسکولوں میں طریقہ تعلیم اور اسکولوں میں کردار کی تعمیر کے متعلق کراچی لاہور اور ڈھاکہ میں لیکچر دیں گے۔ (اسٹار)

ہند چینی کے متعلق پانچ طاقتوں کی فوجی کانفرنس

واشنگٹن ۱۱ جنوری۔ آج فرانس برطانیہ امریکہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے فوجی نمائندے ایک ایسے مسئلہ پر غور و خوض شروع کریں گے۔ جو پیچیدگی میں غالباً کوریائی جنگ ہی کا مقابلہ کرے گا۔ یعنی سرحدوں پر چینی اشتراکی افواج کے جمع ہونے کی اطلاع کی روشنی میں ہند چینی کا مسئلہ۔

مشرق بعید کے متعلق گفتگو کے دوران میں صدر ٹرومین اور مسٹر چرچل نے بھی اس مسئلہ کا جائزہ لیا ہے۔ اور اس امر پر اتفاق ہے کہ ہند چینی کے ہاتھ سے نکلنے کا شدید اثر دوسرے ہمسایہ ممالک بالخصوص ہند و پاکستان کے برصغیر پر ہوگا۔

فرانسیسی مسلح افواج کے انسپکٹر جنرل آج کی کانفرنس میں شرکت کے لئے کل واشنگٹن پہنچ گئے ہیں۔ اور توقع ہے کہ کانفرنس میں وہ یہ بتائیں گے کہ خفیہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ چینی اشتراکی ایسے بڑے حملہ کی تیاری کر رہے ہیں جس کا کامیاب مقابلہ ہند چینی میں متعین افواج کے لئے بیرونی امداد کے بغیر ناممکن ہوگا۔ (اسٹار)

اظہار خیال کیا ہے کہ مسٹر چرچل مستقبل قریب میں سٹالین سے ملاقات کرنے پر اصرار کریں گے۔ ٹائمز لکھتا ہے کہ اگرچہ مسٹر چرچل نے کئی بار سٹالین سے ملاقات کے متعلق اپنے ارادہ کا اظہار کیا ہے۔ لیکن ان کی حالیہ تقریروں سے ہرگز واضح نہیں ہوتا کہ وہ وقت آ پہنچا ہے۔ انتخاب کے دوران میں مسٹر چرچل نے یہ ضرور کہا تھا۔ کہ مغربی طاقتوں کو پورے طور پر طاقتور ہونے کے بعد صلح صفائی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اب مسٹر چرچل یہ ضرور معلوم کرنا چاہیں گے۔ کہ امریکنوں کے ذہن میں اپنی ڈپلومیسی کا حتمی نقشہ کیا ہے